

سیرت نبوی کی ابتدائی کتابیں اور ان کے مؤلفین

مصنف : پروئیسر جوزف ہوروتس

مترجم : نثار احمد فاروقی، استاذ شعبہ عربی، دہلی کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
طابع و ناشر : ادارہ ادبیات، دہلی، ۲۰۰۹ گلی قاسم جان - دہلی نمبر ۶
سال اشاعت : ۱۹۷۴ - تعداد صفحات : ۲۱۴ - قیمت : سات روپے پچاس پیسے

یہ کتاب ابتداءً جرمن زبان میں لکھی گئی۔ اس کے مصنف پروئیسر جوزف ہوروتس ایک جرمن سستشرق ہیں جو اپنی اعتدال پسندی کی وجہ سے سستشرقین یورپ میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ بر صغیر پاک و ہند میں وہ اجنبی نہیں، اس لئے کہ ایک زمانہ میں وہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے عملہ تدریس سے وابستہ رہ چکے ہیں۔ جرمن زبان سے اسے انگریزی میں منتقل کرنے کا سہرا محمد سارماڈیوک پکتھال کے سر ہے۔ یہ ترجمہ اسلامک کلچر حیدرآباد دکن میں بالاقساط شائع ہوا، پکتھال مرحوم جس کے ایڈیٹر تھے۔ بعدہ استاذ حسین نصار نے اسے عربی کا جامہ پہنایا۔ عربی ترجمہ ۱۹۴۹ء میں بغداد سے شائع ہوا ”المغازی الاولى و مؤلفوہا، اس کا عربی نام ہے۔ نثار احمد فاروقی صاحب نے اسے اردو کا قالب عطا کرتے وقت انگریزی اور عربی دونوں ہی ترجموں کو سامنے رکھا ہے۔ یہ ترجمہ پہلے ”اسلام اور عصر جدید، میں بالاقساط شائع ہوا۔ اس کے بعد موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اسے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا گیا۔

ہندوستان سے پاکستان کے سفر میں اس کتاب کو اتنی طویل مسافت طے کرنی پڑی کہ کئی سال کی مدت صرف ہو گئی۔ حال ہی میں دونوں سلکوں

کے درمیان بحالی تعلقات کی ابتداء ہوئی ہے جس کے طفیل کتب و رسائل کی آمد و رفت کا راستہ کھلا۔ ہندوستان سے آنے والی کتابوں کا ایک خوش آئند پہلو یہ ہے کہ کتابت و طباعت کی صحت و صفائی کے علاوہ پاکستان کے مقابلہ میں ان کی قیمتیں بہت ارزاں ہیں۔ مجلد مع گرد و پوش بڑی تقطیع کی اس کتاب کی قیمت صرف ساڑھے سات روپے ہے۔ یہی کتاب پاکستان میں چھپتی تو اس کی قیمت کم سے کم پندرہ روپے تو لازماً ہوتی۔ اتنی ہی ضخامت کی کئی کتابیں اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں جن کی قیمتیں پاکستانی ناشرین نے ۱۰ تا ۲۰ روپے رکھی ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب میں منقسم ہے۔ پہلے باب میں، جس کا عنوان ہے ”سغازی کی ابتداء، ابانہ بن عثمان، عروہ بن زبیر، شرحبیل بن سعد اور وہب بن منبہ کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں ابن اسحق کے شیوخ عبداللہ بن ابی بکر، عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابن شہاب زہری کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں زہری کے تلامذہ موسیٰ بن عقبہ، معمر بن راشد اور محمد بن اسحق کا تعارف ہے اور چوتھے باب میں ابو معشر سندھی، واقدی اور محمد بن سعد کا تذکرہ ہے۔ حواشی سلسلہ وار ہر باب کے ساتھ آخر میں درج ہیں۔ سب سے آخر میں اعلام کا اشارہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے مستشرقین کے بارے میں یہ خیال اور پختہ ہو جاتا ہے کہ باوجودیکہ عربی اور اسلامی علوم میں مستشرقین بالعموم بڑی محنت اور کاوش کرتے ہیں پھر بھی ان کا ناقص العلم اور خاسکار ہونا ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ بڑی مضحکہ خیز اور طفلانہ قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔ مترجمین کتاب نے جاہجا اس قسم کی اغلاط کی نشاندہی کردی ہے۔

ان اغلاط کے ساتھ کتاب کی افادیت کے بارے میں یہی تاثر ابھرتا ہے کہ ”ائمہما اکبر من نفعہما“، اس لئے اسلامی علوم کے نکتہ چینوں کے لئے تو اس قسم کی کتابیں بڑی کام کی ہو سکتی ہیں۔ اسلامی علوم کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے ان کی افادیت محل نظر ہی قرار دی جائے گی۔

جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے عبارت رواں اور سلیس ہے۔ فاضل مترجم نے اصل ماخذ کو بھی سامنے رکھا ہے اور جہاں کہیں مصنف نے مفہوم کو سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے یا غلط نتیجہ اخذ کیا ہے تعلیقات کا اضافہ کر کے اس کی اصلاح یا وضاحت کردی ہے۔ حواشی میں جگہ جگہ اس قسم کے وضاحتی نوٹ لکھ کر مترجم نے داد تحقیق دی ہے۔ یہی نہیں حسین نصار کے حواشی شامل کر کے افادیت میں مزید اضافہ کیا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)